مومنورن میں قیامت

مومنو رن میں قیامت پہ قیامت ہوگی
فاطمہ زہرا کے پیاروں کی شہادت ہوگی

گرمی صحرا ہے ایسی کہ جُھلس جائے زمیں
اور پینے کے لئے پانی کا قطرہ بھی نہیں
شدت پیاس سے بچوں کی کیا حالت ہوگی

دل میں بس الِ محمد کے تھا ارمان یہی
تھا فقط ایک ہی بس ولولہ اصحاب کو بھی
کب مجھے جان نثاری کی اجازت ہوگی

چھوڑ کر ہاتھ چلا رن کو دولھن کا دولھا
ہوگی کب اپنی ملاقات دولھن نے پوچھا
کہا دولھا نے کہ اب روز قیامت ہوگی

نہر پہ پہنچ کے بھی گھونٹ نہ پانی کا پیا
کٹ گئے شانے مگر مشک کو گرنے نہ دیا
ظاہر عباس میں حیدر کی شجاعت ہو گی

شدتِ غم سے کمر تھام کے روئے سرور
جب چلے ہونگے لئے کاندھے پر لاشِ دلبر
شہ کو سوچو تو ذرا کتنی نقاہت ہو گی

گھٹنیوں گھر میں ابھی تک جو نہ معصوم چلا
تیر سے چھیدا ہے کیوں ننھے سے اصغر کا چلا
کیا بھلا ننھی سی جاں سے بھی شکایت ہو گی

دشمنوں کی تھی غرض نور خدا کا نہ رہے
سلسلہ جاری امامت کا جہاں میں نہ رہے
ضوفشاں حشر تلک شمعِ امامت ہو گی

کام اک باقی ہے اے سبطِ پیمبر کرنا

سجدے میں مومنو کے حق میں دعائیں کرنا

آخری اب تہہِ خنجر یہ عبادت ہوگی

فاطمہ اہ کا ایک نعرہ لگائے گی جب

یاحسین کہہ کے کریں گے وہاں ماتم ہم سب

حشر میں فاطمہ زہرا کی شفاعت ہوگی

نوک پہ بھالے کی ہے سر کو چڑھایا ہے ہے

گھوڑے کے قدموں سے ہے لاشوں کو روندا ہے ہے

اے شقی دل میں تیرے کتنی شقاوت ہوگی

ہر گھڑی کرتے ہیں شہ سیفِ ہدیٰ رب سے دعا

غم کوئی دیکھے نہ مومن غمِ سرور کے سوا

اِسی غم کے توسیلے سے ہی راحت ہوگی

آئے گی اپنی عزآدار یقیناً باری

ہوئیں گے انکھوں سے بس آنسو خوشی کے جاری

جب نصیب ہم کو شہ دیں کی زیارت ہوگی